امیر اہل سنت کی کتاب

''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب''

سے لئے گئے مواد کی پہلی قسط

ایمان پر خاتمہ

کل صفحات 38

شیخ طریقت امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 01 تا 38 سے لیا گیا ہے۔

ایمان پر خاتمہ

دُعائے عطّار

یا اللہ! جو کوئی رسالہ ''**ایمان پر خاتمہ**'' کے 38 صَفْحات پڑھ یا سُن لے، مدینۂ مُنوَّرہ میں زیرِ گُنْبدِ خضرا جلوۂ محبوب (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں اُس کا ایمان پر عافیت کے ساتھ خاتمہ فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَماز کے بعد حمد و ثنا اور دُرُود **شریف** پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ، قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔'' (سُنَنُ النَّسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان پر موت کی کسی کے پاس ضمانت نہیں

اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

انسان بنایا، **مسلمان** کیا اور اپنے **حبیبِ مُکَرَّم** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں دیا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہم **مسلمان** ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اِس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک **مسلمان** ہی رہے گا۔ جس طرح بے شُمار کُفّار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اُسی طرح **مُتَعَدِّد** بدنصیب مسلمانوں کا **مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ایمان سے **مُنْحَرِف** (مُن۔حَ۔رِف) ہو جانا (یعنی پھر جانا) بھی ثابت ہے۔ اور جو ایمان سے پھر کر یعنی **مُرْتَد** ہو کر مریگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہے گا۔ چُنانچہ پارہ 2 **سُورَۃُ الْبَقَرہ** آیت نمبر 217 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

ایماں پہ ربِّ رحمت (عزّوجل)، دیدے تو استقامت
دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

نہ جانے ہمارا خاتِمہ کیسا ہو!

ایک طویل حدیثِ پاک میں نبیِّ پاک، صاحِب لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ان میں سے بعض **مومن** پیدا ہوئے **حالتِ ایمان** پر زندہ رہے اور **مومن** ہی مریں گے، بعض **کافر** پیدا ہوئے **حالتِ کُفر** پر زندہ رہے اور **کافر** ہی مریں گے جبکہ بعض **مومن** پیدا ہوئے **مومنانہ زندگی** گزاری اور **حالتِ کفر** پر رخصت ہوئے بعض **کافر** پیدا ہوئے، **کافر** زندہ رہے اور **مومن** ہو کر مریں گے۔ (سُنَنُ التّرمذی ج٤ ص ٨١ حدیث ٢١٩٨)

شیطان عزیزوں کے روپ میں ایمان چھیننے آئے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے مگر اب دنیا سے **ایمان** کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتمہ کیسا ہو گا!

آہ! آہ! آہ! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھکنڈے استِعمال کریگا حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی **ایمان** پر ڈاکے ڈالے گا اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی مذمُوم سعی کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہوگا کہ بس جس پر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم و اِحسان ہوگا وُہی کامیاب وکامران ہوگا اور اسی کا **ایمان** سلامت رہے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 9 صَفْحہ 83 پر فرماتے ہیں کہ امام ابنُ الْحاج مکّی قُدِّسَ سرُّہٗ **"مَدخَل"** میں فرماتے ہیں کہ دمِ نَزع دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے **باپ** کی شکل بن کر دوسرا **ماں** کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہوکر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (یعنی کرسچین ہوکر دنیا سے) گیا تُو (بھی) نصرانی (کرسچین) ہو جا کہ نصاریٰ (کرسچین) وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ (المدخل لابن الحاج ج۳ ص۱۸۱)

واقِعی مُعامَلہ بڑا نازُک ہے، بربادیٔ ایمان کے خوف سے خائفین کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

فکرِ مَعاش بد بَلا ہَولِ مَعاد جانگزا

لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں (حدائقِ بخشش شریف)

پیدا نہ ہونے والا قابلِ رَشک ہے

حدیثِ مبارک میں کثرتِ اُمّت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا **مصطفٰے جانِ رحمت** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بروزِ قیامت اِس اُمّت کے کثیر ہونے پر خوش ہونگے اور دیگر اُمّتوں پر فخر کریں گے لہٰذا اولاد کے حُصُول کی خواہش میں دنیا وآخرت کی بھلائی پانے کے لئے اچّھی اچّھی نیّتیں کرنی چاہئیں لیکن آج دنیا میں جو بے اولاد ہوتا ہے وہ عُموماً خوب دل جلاتا ہے اور بچّہ پانے کیلئے نہ جانے کیسے کیسے جَتَن کرتا ہے۔ اگر اس کا مَطمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) فَقَط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حُصولِ اولاد سے مقصود آخِرت کی مَنفعت کی کوئی اچّھی نیت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدَمی نادانِستہ طور پر گویا ''کسی'' کے دُنیا میں

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پیدا ہونے اور پھر بہُت بڑے امتحان میں مبتَلا ہونے کی آرزو کررہا ہے! میری یہ بات شاید وُہی شخص سمجھ سکتا ہے جو ''بُرے خاتمے کے خوف'' میں مُبتلا ہو۔ ایک خائف بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: ''**مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رَشک نہیں آتا، جو کہ قِیامت کی ہولناکیوں کا مُشاہَدہ کرے گا، مجھے صِرف اُس پر رَشک آتا ہے جو ''کچھ بھی'' نہ ہو۔**'' (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حِلیَۃُ الاولیاء ج۸ ص ۹۳ رقم ۱۱٤۷۰ مُلَخَّصاً) امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غَلَبۂ خوف کے وَقت فرمایا: کاش! **میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا!** (الطَّبقاتُ الکُبریٰ لابنِ سعد ج۳ ص ۲۷٤) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا   قَبْر و حَشْر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے   کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا

قابلِ رشک وُہی ہے جو قَبر کے اندر مومِن ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیتے جی مومِن ہونا یقیناً باعثِ سعادت ہے مگر یہ سعادت حقیقت میں اُسی صورت میں سعادت ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وَقت ایمان سلامت رہے۔ **خدا کی قسم! قابلِ رشک وُہی ہے جو قَبر کے اندر بھی مومِن ہے۔** جی ہاں جو دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وُہی حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنّت کو پالے وُہی بامُراد ہے۔ چُنانچِہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 185 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾	ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مُراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

میرا نازُک بدن جہنَّم سے بہرِ غوث و رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بچا یا ربّ (عزوجل)
کر جوارِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جنّت میں اپنے عطّار کو عطا یا ربّ (عزوجل)

بُری صُحبت ایمان کیلئے خطرناک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صُحبت ایمان کیلئے بَہُت خطرناک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے۔**افسوس!** صد کروڑ افسوس! اس کے باوُجود ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتے، مذاق مسخریوں، اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتے۔**آہ!** بُری صُحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔**ایمان کی حفاظت** کی اگرچہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُرے دوست چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہمّت نہیں۔**یاد رکھئے!** بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مدنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔" (مُسند امام احمد ج ۳ ص ۱۶۸۔۱۶۹ حدیث ۸۰۳۴) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کا مُطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (ترجَمہ کنزالایمان : اور سچّوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱، التوبۃ:۱۱۹)) صُوفیاءِ فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیّت ہے۔ حَریص کی صُحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد وتقوٰی ملے گا۔ خیال رہے کہ خُلّت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے مَحَبَّت دل میں داخِل ہوجاوے۔ یہ ذِکر دوستی ومَحَبَّت کا ہے کسی فاسِق وفاجر کو اپنے پاس بٹھا کر مُتَّقی بنادینا تبلیغ ہے۔ حُضُورِ انور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر مُتّقیوں (یعنی پرہیزگاروں) کا سردار بنا دیا۔ (مِراٰۃ المناجیح ج ٦ ص ٥٩٩)

آپ کے قدموں میں گر کر موت کی یا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آرزو کب آئیگی بر بے کس و مجبور کی

ایمان کی حفاظت کیلئے الگ تھلگ رہنے والا

ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت سیِّدُنا **ابودَرداء** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: ''میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ

کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چِھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔" (قُوتُ القُلوب ج ۱ ص ۴۶۸ مُلَخَّصاً) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو ــــ پھر تو خَلوَت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانے پہ ترے سر ہو اَجَل آئی ہو ــــ اور اے جانِ جہاں تُو بھی تماشائی ہو

ایمان لوٹنے کیلئے چھینا جھپٹی!

آہ! نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! **موت** لحہ بہ لحہ قریب آرہی ہے، قَبْر کی منزِل کی جانب برابر آگے کُوچ جاری ہے۔ تَصَوُّر کیجئے کہ ہم گویا بڑی احتیاط کے ساتھ **ایمان** کو بحفاظت سینے سے چمٹائے ہوئے ہیں، **ایک** طرف نَفْسِ اَمّارہ ایمان پر جَھپٹ رہا ہے، تو **دوسری** طرف شیطان پَینترے بدل بدل کروار کر رہا ہے، **تیسری** طرف بدمذہب **ایمان** پر کَمند ڈالنے میں مصروف ہیں تو **چوتھی** طرف سے دنیا کی بے جا مَحَبَّت ایمان کے دَرپے

ہے! یعنی یوں سمجھئے کہ کوئی **ہاتھ** مَر وڑ رہا ہے، کوئی **ٹانگ کھینچ** رہا ہے، کوئی **مُکّے** رسید کر رہا ہے، کوئی **لاتیں** اُچھال رہا ہے، ہر ایک پورا زور لگا رہا ہے کہ کسی طرح ہم سے **ایمان** چھین لے۔ آہ! اِس حالت میں **ایمان** کی دولت کو سلامت لیکر قبر میں کیسے داخِل ہوں!

عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

محبوبِ خدا سر پہ اَجَل آ کے کھڑی ہے

شیطان سے عطّار کا ایمان بچا لو

سَلْبِ ایمان کی فِکر میں شب بھر گِریہ وزاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام ایمان چِھن جانے کے خوف سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے تھے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف بن اَسباط** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ (دَف۔عَہ) **حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس حاضِر ہوا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **ساری رات روتے** رہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک **تنکا** اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم

حیثیّت رکھتے ہیں، **مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔** (منہاج العابدین ص۱۶۹) **اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

صُبح مُومِن تو شام کو کافِر

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رَحمتِ عالم، شَہَنشاہِ عَرَب وعَجَم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ مُعظَّم ہے: "ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے حِصّوں کی طرح ہوں گے۔ **ایک آدمی صُبح کو مومِن ہوگا اور شام کو کافِر ہوگا اور شام کو مومِن ہوگا اور صُبح کافِر ہوگا۔** نیز اپنے دین کو دُنیاوی سازو سامان کے بدلے فروخت کردے

گا۔" (صحیح مُسلِم حدیث ۱۱۸ ص ۷۳)

ہیں غُلام آپ کے جتنے کرو دُور اُن سے فتنے
بُری موت سے بچانا مدنی مدینے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

ایمان پر موت آتی ہو تو آج اور ابھی آجائے!

آہ! آہ! آہ! دل پر بھی تو قابو نہیں، یہ بھی کبھی تولہ ہے تو کبھی ماشہ۔ ابھی جذبات کچھ ہیں تو چند لمحات کے بعد کچھ ہوں گے۔ **کاش!** ایمان کی حفاظت کے جذبے پر اِستِقامت ملتی۔ **صد کروڑ کاش!** عافیَت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دنیا میں آسان زندگی گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصِل ہو جاتی۔ **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا **امام محمد بن محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقول کردہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اگر **ایمان پر موت** میرے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور **شہادت** عمارت کے صدر دروازہ (MAIN ENTRANCE) پر مُنتَظِر ہو تو شہادت اگرچہ اعلیٰ دَرَجہ کی سَعادت ہے مگر میں کمرہ کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کر لوں گا کہ کیا

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

معلوم عمارت کے صدر دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے اور میں **ایمان پر ملنے والی موت** کے شَرَف سے ہی محروم ہوجاؤں! (اِحیاءُ الْعلوم ج ٤ ص ٢١١ مُلَخَّصاً)

مریضِ مَحَبَّت کا دم ہے لبوں پر
سرہانے اب آجاؤ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

دل میں کبھی ایمان تو کبھی نِفاق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کو ''قلب'' اِسی لئے کہتے ہیں کہ یہ جب دیکھو مُنقَلِب (مُن۔قَ۔لِب) ہوجاتا یعنی بار بار بدلتا رہتا ہے، رات کو دل میں آتا ہے کہ کل سے خوب عبادتیں اور رِیاضتیں کروں گا مگر صبح کو یہی دل بدل کر گناہوں کے دَلدَل میں ڈال دیتا ہے۔ کبھی دل پر **خوفِ خدا** سے کپکپی طاری ہوجاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں تو کبھی گناہوں کی ایسی ضِد چڑھ جاتی ہے کہ اَلاَمان وَالحَفیظ۔ **حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مُنافِقین اور اَسبابِ نِفاق کے عِلْم کے ماہر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: دل پر کبھی تو ایسی گھڑی آتی ہے کہ وہ **ایمان** سے بھر

جاتا ہے حتّٰی کہ اس میں سُوئی کی نوک جتنی بھی **نِفاق** کے لیے گُنجائش باقی نہیں رہتی اور کبھی اس پر ایسی گھڑی وارِد ہوتی ہے کہ وہ **مُنافقت** سے پُر ہو جاتا ہے اور اس میں سُوئی کی نوک جتنی جگہ بھی **ایمان** کے لیے باقی نہیں بچتی ۔(اِحیاءُ العلوم ج٤ ص ٢٣١ مُلَخَّصاً) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مِرا دل ہو پُر حُبِّ جاناں سے یا ربّ عزوجل بچا ہر گھڑی جُرم و عِصیاں سے یا ربّ عزوجل

میں دُنیا سے جس دم چلوں جاں سے یا ربّ عزوجل نہ خالی ہو دل میرا ایماں سے یا ربّ عزوجل

جھوٹی خوشامد سے دینداری جاتی رہتی ہے!

صَدرُ الشَّریعہ،بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: **نِفاق** کہ زَبان سے دعویٔ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے اِنکار، یہ بھی **خالِص کُفر** ہے، بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنّم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ

اِس صِفَت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کُفرِ باطِنی پر قرآن ناطِق ہوا، نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع عِلم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ **مُنافِق** ہے۔ اب اِس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت، قَطع کے ساتھ (یعنی یقینی طور پر) **مُنافِق** نہیں کہا جاسکتا، کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے، جب تک اس سے وہ قول یا فِعل جو مُنافیِ ایمان (یعنی ایمان کے خلاف) ہے نہ صادِر ہو۔ (بہارِ شریعت حصّہ اوّل ص ۹٦)

مُنافَقت کی دوسری قسم **نِفاقِ عَمَلی** ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کام کرے جو مسلمانوں کے شایانِ شان نہ ہو مُنافِقین کے کرتُوت ہوں جیسا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے:: مُنافِق کی تین نشانیاں ہیں ﴿۱﴾ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ﴿۲﴾ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور ﴿۳﴾ جب اس کے پاس اَمانت رکھی جائے تو اس میں خِیانت کرے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۲٤ حدیث ۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کسی بھی لمحے آسکتی ہے، اور یہ کس قدر تشویش کی بات ہے کہ اگر موت اُس لمحے آئی جس لمحے دل **ایمان** سے خالی اور **نِفاق** سے بھر پور ہوا تو ذرا سوچئے تو سہی ہمارا کیا ہوگا **افسوس!** اکثر ہمارا حال یہ ہوتا ہے کہ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ، دل کے اندر مُخاطَب (یعنی جس سے بات کی جائے اُس) کے بارے میں بُغض کے بچّھو بھرے ہوتے ہیں مگر اُس کے سامنے خوشامدانہ انداز میں اُس کی تعریف کے پُل باندھتے چلے جاتے ہیں، یقیناً یہ عملی مُنافقت ہے جو کہ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی کی صورت میں ایمان کیلئے سخت نقصان دِہ ثابت ہوسکتی ہے۔ چُنانچہ **حضرت** سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: بعض اوقات ایک شخص جب گھر سے نکلتا ہے تو **دِیندار** ہوتا ہے مگر جب گھر لوٹتا ہے تو **دِیندار** نہیں ہوتا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ملنے جُلنے والوں کی خواہ مخواہ تعریفیں کرتا ہے حالانکہ جس کی تعریف کر رہا ہے وہ شخص مَذَمَّت کا مستحق ہوتا ہے مگر اس (تعریف کرنے والے) شخص کی زبان اور دل میں اِختلاف ہوتا

ہے۔ (قُوتُ القُلوب ج۱ ص ٤٧١ مُلَخَّصاً)

خوشامد کے عادیوں کیلئے بس عبرت ہی عبرت ہے، سچ یہی ہے کہ زِیادہ بولنے میں پھنسنا ہی پھنسنا ہے۔ یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں اِخلاص کی دولت اور زبان کے قُفْلِ مدینہ کی نعمت سے نواز دے۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عزّوجلّ

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

جس کو بربادیٔ ایمان کا خوف نہ ہو گا.....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سلامَتی کی مَدَنی سوچ نصیب ہو جائے، **صد کروڑ کاش!** ہر وَقت بُرے خاتِمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و استِغفار کا سلسلہ رہے۔ **اللّٰہُ غفّار** عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار سے **ایمان کی حفاظت** کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے

مُعامَلے میں غفلت اُس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعامَلہ **ایمان** کا ہے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحَہ 495 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام **اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا ارشاد ہے: عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: ''**جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزْع کے وَقت اُس کا ایمان سَلب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔**''

زندَگی اور موت کی ہے یا الٰہی عزوجل کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

ایک ''غَلَط لَفظ'' بھی جہنّم میں جھونک سکتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی صحبتیں کمیاب (کَم۔یاب) ہوگئیں! زَبان کی عَدَمِ حفاظت کا دَوردَورہ ہوگیا! ہماری اکثرِیَّت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا! افسوس! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشی اور ناخوشی کا اِحساس کم ہوگیا۔ زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اَہمِیَّت (اَھَم۔مِی۔یَت) کے تعلُّق سے ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک

مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کیطرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہُت سے دَرَجے بُلند کرتا ہے۔ اور کبھی اللہ پاک کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنَّم میں گرتا ہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٢٤١ حدیث ٦٤٧٨) اور ایک رِوایت میں ہے کہ مشرِق و مغرِب کے درمیان میں جو فاصِلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنَّم میں گرتا ہے۔

(مُسنَد اِمام احمد ج۳ ص۳۱۹ حدیث ۸۹۳۱)

بَک بَک کی کہیں لَت نہ جہنَّم میں گِرا دے

اللہ عزوجل زَباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ

ہاتھ میں آگ کی چنگاری

آج کل حالات ناگُفتہ بِہ ہیں، دنیا کی مَحَبَّت اکثر کے دل پر

غالِب ہے، **ایمان کی حفاظت** کا ذِہن کم ہو گیا! **ایمان** بچانا بھی ضَروری ہے مگر اِس کیلئے کوشِش کرنے کا کوئی خاص جذبہ نہیں، **ایمان** کو سنبھالنا اور اُحکامِ اسلام کی پَیروی کرنا نفسِ بدکار پر ایک اَمرِ دشوار ہے۔ **میرے آقائے نامدار**، مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار، سرکارِ والا تبار، ہم غریبوں کے غمگسار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پَروردگار، جنابِ احمدِ مُختار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اُس وَقت لوگوں کے درمیان اپنے **دین پر صَبْر** کرنے والا، **آگ کی چنگاری** پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔''

(سُنَنُ التِّرمذی ج ٤ ص ١١٥ حدیث ٢٢٦٧)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی ۔۔۔ مِرا حشر میں ہوگا کیا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ
بنادے مجھے نیک، نیکوں کا صدقہ ۔۔۔ گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

سنّت کا ترک کہیں کُفر تک نہ پہنچادے!

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سَہل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: خوف کا اعلیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **علم**

اَزَلی کے **تعلُّق** سے ڈرتا رہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا طے ہے، آیا اچّھا خاتمہ یا کہ بُرا خاتمہ!) اور اِس بات سے **بھی خوفزدہ** رہے کہ کہیں کوئی کام **خِلافِ سنّت** (یعنی سنّت کو مٹانے والی بُری بدعت کا اِرتِکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نُحُوست اُسے **کُفر** تک پہنچادے۔

(قُوتُ القلوب ج ۱ ص ۴۶۷)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ عزوجل عُقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ عزوجل

بیٹھوں جو درِ پاکِ پیَمبر کے حُضُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ایمان پہ اُس وقت اُٹھانا مولیٰ عزوجل

گناہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ھے

آہ! گناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، مَعصیَّت کی مصیبت جان نہیں چھوڑتی، **افسوس!** گناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنا چھوڑا ہے کہ گناہ کرنے سے دل بھی قَطْعاً نہیں لرزتا، **ہائے! ہائے!** گناہوں کی کثرت کی نُحُوست کہیں بربادیٔ ایمان کا سبب نہ بن جائے! گناہوں کے عادیوں کو خبردار کرتے ہوئے **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **صالحین** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا اِرشادِ عالی نَقْل فرماتے ہیں: ''بیشک گناہ کرنے سے

دل کالا ہو جاتا ہے، اور دل کی سیاہی کی علامت و پہچان یہ ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعت کی سعادت نہیں ملتی اور نصیحت اثر نہیں کرتی۔ اے عزیز! تم کسی بھی گناہ کو معمولی مت سمجھو اور کبیرہ گناہوں پر اِصرار کرنے کے باوُجود اپنے آپ کو توبہ کرنے والا گمان نہ کرو۔" (منہاج العابدین ص ۳۵)

کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مبتلا یا ربّ عزوجل
نیم جاں کر دیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا ربّ عزوجل

مرنے کے بعد نوجوان بوڑھا ہو گیا!!!

ہائے! ہمارا یہ نازک بدن تو نہ گرمی سہہ سکتا ہے نہ ہی سردی۔ اگر مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو یہ عذابِ نار کیسے برداشت کر سکے گا! آہ! جہنّم کی ہولناکیاں!! حضرتِ سیِّدُنا ہِشّام بن حَسّان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: میرا ایک بیٹا جوانی کی حالت میں فوت ہو گیا۔ بعد اَز وفات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ میں نے پوچھا: اے بیٹے! تُو بوڑھا کس طرح ہو گیا؟ تو اُس نے جواب دیا: جب فُلاں شخص مرنے کے بعد دنیا

سے ہمارے پاس پہنچا تو دوزخ نے اُسے دیکھ کر ایک سانس لی جس کی وجہ سے ہم سب ایک پَل میں بوڑھے ہو گئے!

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْم ۔یعنی ہم اللہ عزوجل جو کہ بڑا مہربان ہے اُس کی پناہ مانگتے ہیں دردناک عذاب سے۔

(منہاج العابدین ص ١٦٧)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ! عزوجل

عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ! عزوجل

جو مومِن ہے وہ خدا سے ڈرے

اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عِمران آیت نمبر 175 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ٤ اٰلِ عمران ١٧٥)

کاش! خوفِ خدا نصیب ہو جائے

اے **کاش!** اِس آیتِ مقدّسہ کے صدقے غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امّیدِ رَحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں **خوف**

خدا بھی مُیَسَّر آ جائے، دُنیا کی بے ثَباتی کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، کاش! کاش! کاش! **بُرے خاتِمے** کا ڈر دل میں گھر کر جائے، اپنے **پَروَردگار** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگیوں کا ہر دم دھڑ کا لگا رہے، نَزْع کی سختیوں، موت کی تلخیوں، اپنے غُسلِ میّت و تکفین و تدفین کی کیفیّتوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکر و نکیر کے سُوالوں، قبر کے عذابوں، محشر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُلصراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائیوں، جہنَّم کی خوفناک چنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں اور اپنے نازوں کے پلے بدن کی نزاکتوں، **جنّت** کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں وغیرہ وغیرہ کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے۔ اور اے **کاش !** یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رَحمت کا ذَریعہ بن جائے جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَعراف آیت نمبر 154 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: ہدایت اور رحمت ہے ان کیلئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (پ۹ الاعراف ۱۵٤)

زمانے کا ڈر میرے دل سے مٹا کر تو کر خوف اپنا عطا یا الٰہی عزوجل
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی عزوجل

خوفِ خدا سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''**خوفِ خدا**'' سے مراد یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضگی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **خوفِ خدا** ہے۔ اے کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں **خوفِ خدا** نصیب ہو جائے۔ آہ! آہ! آہ! ہم تو اپنے خاتمے کے بارے میں **اللہ قدیر** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** جانتے ہیں نہ کبھی جیتے جی جان سکیں گے۔ زبانِ رسالت سے **جنّت** کی بشارت کی عظیم سعادت سے بَہرہ مَند قَطعی جنّتی ہستیوں کے **خوفِ خدا** کی باتیں جب

پڑھتے سنتے ہیں تو اپنی غفلت پر واقعی حسرت ہوتی ہے۔ چُنانچِہ پڑھئے اور گڑھئے:

سات صحابہ علیہم الرضوان کے رِقّت انگیز کلِمات

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار پرندے کو دیکھ کر فرمایا: ''**اے پرندے!** کاش! میں تمہاری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا'' ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: '' کاش! میں ایک **درخت** ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا'' ﴿3﴾ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **عثمانِ غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ''میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھے وفات کے بعد اُٹھایا نہ جائے'' ﴿4،5﴾ حضرتِ سیِّدُنا **طلحہ** اور حضرتِ سیِّدُنا **زُبیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: ''کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے'' ﴿6﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا **عائشہ صِدّیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: '' کاش! میں نَسْیًا مَّنْسِیًّا (یعنی کوئی بھولی بسری چیز) ہوتی'' ﴿7﴾ حضرت سیِّدُنا **عبداللہ ابنِ مسعود** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ''کاش! میں راکھ

ہوتا۔" (قُوتُ القُلوب ج۱ ص ۴۵۹۔ ۴۶۰ مُلَخَّصا) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! ایسا ہو جاتا خاک بن کے طیبہ کی مصطَفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا

کاش! ان کے صَحرا کا خار بن گیا ہوتا پھول بن گیا ہوتا گلشنِ مدینہ کا

نَخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا

یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ

مُرغ بن کے طیبہ میں ذَبح ہو گیا ہوتا جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش!

کاش! اِس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوفِ دوزخ کا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطّاؔر

گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

عوامی بیٹھکوں سے دُور رہنے میں عافیَت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماحول بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے، زَبانوں کی لگامیں اکثر ڈِھیلی ہو چکی ہیں، **سُنّی عُلَماء** کی صُحبتوں سے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

محروم ،**مَدَنی ماحول** سے دُور، غیر سنجیدہ نوجوانوں بلکہ اسی طرح کے بک بک جھک جھک کرنے والے بڑ بڑیئے بڑے بوڑھوں کی فُضُول بیٹھکوں سے حسّاس شخص بہُت گھبراتا ہے، کیوں کہ ایسی جگہوں پر زَبانیں قینچیوں کی طرح چل رہی ہوتی ہیں، مَعاذَ اللّٰہ بسا اوقات **کُفرِیّہ کلِمات** بھی بک دیئے جاتے ہیں۔ایسی مجلسوں میں بربادیٔ ایمان کا سخت خطرہ رہتا ہے۔نیکی کی دعوت دینے یا کسی سخت حاجت پڑنے پر شرعی اِجازت ملنے پر حَسبِ ضَرورت شرکت کرنے کے علاوہ ایسی مَحفِلوں سے دُور رہنا بے حد ضَروری ہے۔

تُو دوزخ سے ہم کو بچا یا الٰہی عزوجل دے فِردَوس بہرِ رضا یا الٰہی عزوجل
بُری صُحبتوں سے بچا یا الٰہی عزوجل تو کر دوست اچّھے عطا یاالٰہی عزوجل
تو ایماں پہ مجھ کو اٹھا یا الٰہی عزوجل
جہنّم سے کر دے رِہا یاالٰہی عزوجل

تشویش سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ ضَروریاتِ دین میں سے کسی ضَرورتِ دینی کا اِنکار یونہی جو فعل مُنافیِ ایمان (یعنی ایمان کی ضِد) **ہے مَثَلاً بُت یا چاند سورج کو سَجدہ کرنا ایسا قَطعی کُفر ہے کہ اِس میں جَہالت بھی عُذر نہیں یعنی اس کا کُفر ہونا**

معلوم ہو یا نہ ہو دونوں ہی صورتوں میں کُفْر ہے۔ چُنانچہ عَلّامہ بدرُ الدّین عَینی حَنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **عمدۃُ القاری** میں ارشاد فرماتے ہیں: ''ہر اس انسان کی **تکفیر** کی جائے گی (یعنی اُس کو کافر قرار دیا جائے گا) جو **صریح کلمۂ کُفْر** منہ سے نکالے یا پھر ایسا فعل کرے جو کفر کا باعث ہو اگرچہ وہ یہ جانتا نہ ہو کہ یہ کلمہ یا فِعل **کُفْر** ہے۔''

(عمدۃُ القاری ج ۱ ص ۴۰۳)

افسوس! کفرِیّات کی معلومات نہیں

افسوس! ہماری غالِب اکثرِیَّت کو **کُفرِیَّہ کَلِمات** کی کماحقُّہٗ معلومات بھی نہیں۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں یہ خوف رکھنا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا قول یا فِعل صادِر ہو جائے جس کے سبب مَعاذَاللّٰہ عزوجل ایمان برباد ہو جائے اور کیا کرایا سب اَکارت جائے، اور مَعاذَاللّٰہ ثُمَّ مَعاذَاللّٰہ **کُفْر** ہی پر دُنیا سے سفر ہو جائے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنَّم مقدَّر ہو جائے۔

کُفرِیّہ کَلِمات عام ہونے کے بعض اسباب

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل فلموں ڈِراموں، فلمی گانوں،

اخباری مضمونوں جنسی ورُومانی ناوِلوں، عِشقیہ وفِسقیہ افسانوں، بچّوں کی بیہودہ کہانیوں، طرح طرح کے بے تکے ہفت روزوں، حیاسوز ماہناموں اور مُخَرِّبِ اَخلاق ڈائجسٹوں اور مِزاحیہ چُٹکلوں کی کیسٹوں وغیرہ کے ذَرِیعے **کُفرِیّہ کلمات** عام ہوتے جارہے ہیں۔

کُفرِیہ کلمات کے مُتَعَلِّق عِلْم سیکھنا فرض ہے

یاد رکھئے! **کُفرِیّہ کلمات** کے مُتَعَلِّق عِلْم حاصِل کرنا **فرض** ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صَفْحَہ 624 پر فرماتے ہیں: **مُحَرَّماتِ باطِنِیّہ:** (یعنی باطِنی ممنوعات مَثَلاً) **تکبُّر و رِیا و عُجب** (یعنی خود پسندی) **وحَسد وغیرہا اور اُن کے مُعالَجات** (یعنی علاج) **کہ ان کا عِلْم بھی ہر مسلمان پر اَہَم فرائض** سے ہے۔(1) مزید صَفْحَہ 626 پر **فتاوٰی شامی** کے

---

(1) اِحیاءُ العلوم جلد ۳ میں مُتَعدِّد باطِنی اَمراض کا بیان کیا گیا ہے، اس کا بغور مُطالَعہ کرنا نیز مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننا مَدَنی رسائل پڑھنا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ان فرض عُلوم کو سیکھنے کے ذرائع ہیں۔

حوالے سے فرماتے ہیں: حرام الفاظ اور کُفرِیّہ کلِمات کے مُتَعَلِّق عِلْم سیکھنا فرض ہے، اِس زمانے میں یہ سب سے ضَروری اُمُور ہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۱۰۷)

کُفرِیہ کلِمات سے مُتَعَلِّق اَہَم ضابِطہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قول کا کُفر ہونا اور بات اور قائل (یعنی کہنے والے) کو کافِر مان لینا اور بات ہے۔ کُفرِ لُزُومی (جسے فِقہی کُفر بھی کہتے ہیں) کے مُرتکِب کو بھی اگرچہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کافِر کہتے ہیں۔ مگر عُلَمائے مُتَکَلِّمین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کُفرِ لُزُومی والے کی تکفیر نہیں کرتے۔ ''کُفرِ اِلتِزامی (کی تعریف) یہ (بیان کی گئی ہے) کہ ضَروریاتِ دین سے کسی شَے کا تَصرِیحًا (یعنی صاف صاف) خِلاف کرے یہ قَطعًا اِجماعًا (یعنی سب کے نزدیک) کُفر ہے۔'' عُلَمائے مُتَکَلِّمین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا طریقہ ہی زیادہ مُحتاط ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 15 میں کُفرِیّہ کلِمات پر فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

السّلام کا فتوٰیٔ کُفر ذِکر کرنے کے بعد آگے چل کر صَفحہ 445 پر فرماتے ہیں: ''اگرچہ ائمّہ مُحقِقین وعُلمائے مُحتاطین انھیں کافِر نہ کہیں اور یہی صَواب (یعنی صحیح) ہے۔ هُوَ الْجَوَابُ وَبِهٖ يُفْتٰى وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى وَهُوَ الْمَذْهَبُ وَعَلَيْهِ الْاِعْتِمَادُ وَفِيْهِ السَّلَامَةُ وَفِيْهِ السَّدَادُ . یعنی ''یہی جواب ہے، اِسی کے ساتھ **فتوٰی** دیا جاتا ہے، اِسی پر **فتوٰی** ہے، یِہی مذہب ہے، اسی پر اِعتماد ہے، اسی میں سلامتی ہے اور یِہی دُرُست ہے۔'' لٰہذا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر آپ کو کسی مسلمان کا قول یا فِعل بظاہر **کُفر** نظر آئے تب بھی جذبات میں آکر محض اپنی اٹکل سے اُس کو **کافِر و مُرتَد** نہ ٹھہرائیں، مُفتیانِ اُہلسنّت کی خدمت میں رُجوع لائیں، وہ جس طرح فرمائیں اُسی کو عملی جامہ پہنائیں۔

بِغیر عِلْم کے دینی بحثیں کرنے والو خبردار!

دین کے مُتَعلِّق جو بات یقینی طور پر معلوم ہو وُہی بیان کرنی چاہئے، زیادہ **عقل کے گھوڑے** دوڑانا ایمانیات کے مُعاملے میں انتِہائی خطرناک ہوتا ہے کہ ٹھوکر لگنے پر آدمی بسا اوقات **کُفریات کی**

گہری کھائی میں جا پڑتا ہے اور اُسے اِس بات کا پتا تک نہیں چلتا کہ اس کا **ایمان** برباد ہو چکا ہے! چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 24 صَفْحَہ 159 تا 160 پر فرماتے ہیں: امام حُجَّۃُ الْاِسلام محمد غزالی پھر علّامہ مُناوی شارِح جامع صَغیر پھر سیِّدی عبدالغنی نابُلُسی **حدیقہ** میں فرماتے ہیں: ''کوئی آدمی بدکاری اور چوری کرے تو باوُجُود گناہ ہونے کے اس کے لئے یہ عمل اتنا مُہلِک (ہلاک خیز) اور تباہ کُن نہیں جتنا بِلا تحقیق عِلمِ الٰہی کے بارے میں کلام کرنا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) ہے کیونکہ بِلا تحقیق اور بِغیر **پُختگیِ عِلم** کے کہیں وہ **کُفر** کا مُرتکِب ہو جائے گا اور اسے علم بھی نہیں ہوگا! اِس کی مِثال ایسے ہی ہے جیسے تیر نا جانے بِغیر دریا کی موجوں اور لہروں پر سُوار ہونے کے، اور شیطان کی فریب کاریاں جو عقائد اور مذاہب سے تعلُّق رکھتی ہیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کچھ خوب جانتا ہے۔'' (اَلحدِیقَۃُ النَّدِیّۃ ج ۲ ص ۲۷۰)

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی فرمائش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج مفتی محمد فاروق عطّاری مَدَنی علیہ رَحمۃ اللہِ الغنی کی فرمائش اور انہیں کے تعاوُن سے اُمّت کی خیر خواہی کے مُقدّس جذبے کے تحت "کُفرِیّہ کلِمات کے بارے میں سُوال جواب" کا کام شروع ہوا تھا، پھر اِس میں طویل وَقفہ آ گیا۔ یہ کام دشوار ہی نہیں دشوار ترین تھا، اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے کبھی کبھی معمولی سا قلم تو چلایا ہے مگر زندگی میں کبھی اتنے نازک اور کٹھن موضوع پر قلم اُٹھانے کی جُرأت نہیں کی تھی۔ بہر کیف اللّٰہُ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اِعانت اور نبیِّ رَحمت کی حمایت کے بھروسے ہمّت کر کے دوبارہ کام شروع کیا اور بِالآخر چند بے رَبط فِقرات ترتیب دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ غالِباً اِس عُنوان پر اُردو زبان میں اِس طرح کی کوئی کتاب اِس سے پہلے کبھی منظرِ عام پر نہیں آئی۔ انداز حتَّی الاِمکان آسان رکھا ہے، کہیں کہیں قصداً مشکل الفاظ لکھ کر اِعراب لگا کر ثوابِ آخرت کی نیّت سے ہِلالَین میں ان

کے معنی بھی لکھ دیئے ہیں تا کہ اسلامی بھائیوں کو دیگر دینی کُتُب کے مُطالَعہ میں سہولت ہو کہ ہر کتاب میں اِس طرح کا انداز نہیں ہوتا مگر میں نے اِس کتاب میں کہیں بھی فقط اپنی رائے سے کوئی حکمِ شرعی قائم نہیں کیا۔ دیگر کُتُب کے ساتھ ساتھ بِالخصوص **فتاوٰی رضویہ شریف** سے خوب خوب رہنمائی حاصل کی ہے اور پھر دعوتِ اسلامی کی مَدَنی مجلس المدینۃُ العِلمیۃ کے **عُلَمائے کِرام** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے تخریج ونظرِ ثانی کروائی ہے۔ نیز **مفتیانِ اہلسنّت** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی (اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت فرمائے۔ اٰمین) نے اِس کتاب کو بِالاِستیعاب (یعنی از ابتدا تا انتہا) پڑھا/سنا ہے اور تفتیش فرمائی ہے اور ان حضرات کی اِجازت ملنے پر ہی اِس کی اِشاعت کی گئی ہے۔

سَرسَری دیکھنے اور سیکھنے کا فرق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عنایات اور عُلَمائے اہلسنّت کی نوازشات سے آئندہ صَفَحات میں **کُفرِیّہ کلِمات** کی سُوالاً جواباً مختصر سی معلومات فَراہم کرنے کی سعی کی گئی ہے جو کہ کلماتِ کُفر

کا **فرضِ عِلم** حاصِل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ ''سَرسَری نظر دَوڑا لینے'' اور ''سیکھنے'' کے فرق کو ہر طالِبِ عِلم خوب جانتا ہے۔ لہٰذا خود کو ''طالِبِ علم'' تصوُّر کرتے ہوئے بمطابق اِس **مقُولہ:** اَلسَّبَقُ حَرْفٌ وَّالتَّکْرَارُ اَلْفٌ یعنی ''سبق (اگرچہ) ایک حرف ہو (مگر اس کو یاد کرنے کیلئے اس کی) تکرار ایک ہزار بار ہونی چاہئے۔'' اِس کتاب میں دیئے ہوئے مضامین کو حتَّی الاِمکان ''سیکھنے'' کی کوشِش کیجئے۔ اگر آپ خاص خاص باتوں کو ذِہن نشین کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

کتابوں کی اَغلاط دُرُست کروانے کا طریقہ

اگر اس کِتاب کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو مفتیانِ اَہلسنّت سے رُجوع فرمائیں، اگر اِس کتاب میں کہیں غَلَطی پائیں تو تحریری طور پر مَع نام و پتا و فون نمبر مُطَّلع فرما کر خود کو ثواب کا حقدار بنائیں۔ نام و پتا و فون نمبر یوں بھی ضَروری ہوتا ہے کہ اگر پڑھنے والے کو غلَط فَہمی ہوئی ہو تو دُور کرنے کی سعی کی جا سکتی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھئے! کہ زبانی نشاندہی کرنے یا کسی کے ذَرِیعے کہلوا دینے سے کتابوں کی

غَلطیوں کی اِصلاح مُشکل ہوتی ہے۔

دعائے عطّار

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہر طرح کے کُفر سے ہماری حفاظت فرما! **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارا ایمان سلامت رکھنا۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ مدینۂ منوّرہ میں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مَدفن اور جنّتُ الفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب "**کُفرِیّہ کلمات** کے بارے میں سُوال جواب" کو لکھنے، پڑھنے، تقسیم کرنے اور ہر طرح کی مُعاوَنت کرنے والوں کو دونوں جہان کی بھلائیوں سے مالا مال فرما۔

کُفریہ بات ادا نہ ہو لب سے ایسا مُحتاط دے بنا یارب عَزَّوَجَلَّ
میرا ایماں سدا رہے محفوظ سارے نبیوں کا واسِطہ یارب عَزَّوَجَلَّ

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللّٰہ

زبانی کلامی عشقِ رسول کے دعوے
کے بجائے کاش! ہمارا کردار
عشقِ رسول کے انوار بکھیر رہا ہو!

المدینہ
البقیع

محمد
۱۱ مدینہ
الیاس
عطار
قادری

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ

اللہ

لاکھوں سلام تم پر

محبوبِ ربِّ اکرم! لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں دُرُود ہر دم لاکھوں سلام تم پر

تم حاکمِ زماں ہو، سلطانِ دو جہاں ہو
اے سرورِ مُعَظَّم لاکھوں سلام تم پر

پیارے نبی! شَفاعت، کی بھیک ہو عِنایت
رَحمت ہو جانِ عالَم لاکھوں سلام تم پر

دل میں تمہاری اُلفت، ہے دے دو اس میں برکت
ہرگز نہ ہو کبھی کم، لاکھوں سلام تم پر

اے والیِ مدینہ بُلوائیے مدینہ
کاش آ کے یہ پڑھیں ہم لاکھوں سلام تم پر

یا مصطَفٰی! کرم ہو جس دم لبوں پہ دَم ہو
کلمہ پڑھوں میں اُس دم لاکھوں سلام تم پر

سرکار! ہو عنایت دیدار ہو عِنایت
جلووں پہ مَر مِٹیں ہم لاکھوں سلام تم پر

عشق اپنا دے دو مجھ کو اُن کے طُفیل میں جو
میرے ہیں غوثِ اعظم لاکھوں سلام تم پر

شیطان و نفس ہائے! برباد کرنے آئے
فریاد! شاہِ عالَم! لاکھوں سلام تم پر

رنج و الم نے مارا لِلّٰہ دو سہارا
آقا! شفیعِ اعظم لاکھوں سلام تم پر

دنیا کے غم مٹا دو، عُقبیٰ کے غم مٹا دو
کر دو غموں سے بے غم لاکھوں سلام تم پر

مُرجھایا دل کِھل اُٹھے دے دو رضاؔ کے صدقے
داغِ جگر کا مرہم لاکھوں سلام تم پر

رحمت ہو یا نبی اب ہوں ختم نفرتیں سب
سُنّی ہوں سب مُنظَّم لاکھوں سلام تم پر

عطّارؔ کو خدا نے، بخشا تمہارے صدقے
تھا لائقِ جہنّم لاکھوں سلام تم پر

۱ رَجب ۱۴۴۱ھ
26-02-2020

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شہادت ملنے کا آسان طریقہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جو صدقِ دل سے اللہ پاک سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ پاک اس کو شُہَدَاء کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر ہی پر مرے۔

(مسلم، ص۱۰۵۷، حدیث ۱۹۰۹)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net